بخت رات کے ڈھلتے لمحوں میں ان کی خوابگاہوں کے دروازے بھی ٹوٹیں گے اور ان کے بارے میں شیخ رشید احمد بتائیں گے کہ ''انہیں امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس وقت وہ اسی ریجن کے ایک ملک میں زیر تفتیش ہیں؟ کیا سچ کیلئے انہیں بھی کسی ٹیکے کا انتظار ہے؟

پردے پڑے رہنے دیں

نوائے وقت کے مستقل کالم ''کنکریاں'' لکھنے والے جناب عباس اطہر اپنے کالم پردے پڑے رہنے دو کے عنوان سے ''جہاد افغانستان'' کے پس منظر کی نقاب کشائی کرتے ہوئے پھٹ پڑے۔ ادارہ

افغانستان کا جہاد کیا تھا؟ اور وہاں مجاہدین کو دہشت گرد کیسے بنایا گیا؟ دونوں کہانیوں پر پردے ہی پڑے رہیں تو فوجی قیادت، مبینہ طور پر خودمختار جمہوری حکمرانوں اور جماعت اسلامی تینوں کیلئے بہتر ہے۔ جماعت اسلامی کی ایک خاتون رکن کے گھر سے القاعدہ کے خالد شیخ کی گرفتاری کے بعد جماعت اسلامی اور حکومت میں کشیدگی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ ایک طرف وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی حکومت کے مخالف بعض عناصر کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خلاف بیان بازی ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہم سے زیادتی ہو رہی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے گھروں سے القاعدہ کے لوگ گرفتار ہوتے ہیں۔ کیا یہ سچائی نہیں ہے؟ دوسری طرف جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل سید منور حسن پوچھتے ہیں کہ طالبان کس نے بنائے؟ افغانوں کو اسلحہ کس نے دیا؟ کون اسامہ بن لادن اور ملا عمر کی پرورش کرتا رہا؟ حقیقت معلوم کرنا ہے تو جنرل (ر) حمید گل، جنرل (ر) محمود، جنرل (ر) جاوید اشرف قاضی اور جنرل (ر) ضیاء الدین کو گرفتار کر کے پوچھ لیا جائے۔ نہ صرف حقیقت سامنے آ جائے گی بلکہ ساری طالبان اور القاعدہ خود بخود پکڑی جائے گی۔ قاضی حسین احمد کے نزدیک اصل مسئلہ یہ ہے کہ ''ایک ذمہ دار ادارہ'' بیس پچیس سال سے ''ان سب لوگوں'' کو ویزے اور سہولتیں دے رہا تھا۔ ادارے نے راتوں رات اپنی پالیسی تبدیل کر لی۔ احتساب اس ادارے کا ہونا چاہئے۔

ایک اور سقوط بغداد

عراق کی تباہی میں سب سے بڑا مجرم خود صدام حسین ہے۔ جس نے چوبیس برس عراق میں نہ صرف آمریت کو پروان چڑھایا بلکہ شمال میں کردوں کو اور جنوب میں اہل تشیع کی لاکھوں ہلاکتوں کا باعث بنتا رہا۔